(RUBRICS) اردو لازمی - نہم

نوٹ: سیکشن-الف کے تمام سوالات حل کرنے کے لیے MCQs Response Sheet پر درست جواب والا دائرہ پُر کریں۔ MCQs کی حل شدہ جوابی شیٹ مقررہ وقت میں سپرنٹنڈنٹ کے حوالے کرنا لازمی ہے۔

سیکشن-الف

وقت: 20 منٹ | نمبر: 15

سوال	درست جواب
1. جس جملے میں کسی چیز یا شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے، اسے کہتے ہیں: ا) اسناد ب) مسندالیہ ج) مسند د) سند	مسندالیہ
2. صبا کپڑے دھوتی ہے، میں "دھوتی" ہے: ا) فاعل ب) مفعول ج) فعل د) فعل ناقص	فعل
3. شاعر کا قلمی نام، کہلاتا ہے۔ ا) لقب ب) کنیت ج) تخلص د) اعزاز	تخلص
4. حنا پھول کی طرح نازک ہے۔ لفظ "نازک" ہے۔ ا) استعارہ ب) تشبیہ ج) کنایہ د) مجازِ مرسل	تشبیہ
5. اسلام میں گداگری کی ______ کی گئی ہے۔ ا) تعریف ب) پذیرائی ج) مَذمّت د) بڑائی	مَذمّت
6. زمانہ، فسانہ، خزانہ، کارخانہ، قواعد کی رو سے ہیں: ا) قافیہ ب) ردیف ج) ذو معنی د) مصرع	قافیہ
7. جس نظم کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں کہلاتی ہے: ا) مثلث ب) مربع ج) مخمس د) مسدس	مخمس
8. جس نظم میں کسی کی موت پر غم کا اظہار کیا جاتا ہے، اسے کہا جاتا ہے: ا) مناجات ب) مرثیہ ج) منقبت د) قصیدہ	مرثیہ
9. درست محاورہ ہے: ا) تین پانچ کرنا ب) تین سات کرنا ج) تین نو کرنا د) تین تیرہ کرنا	تین پانچ کرنا
10. درج ذیل میں درست روزمرہ ہے۔ ا) میں نے پانی پینا ہے۔ ب) میرے کو پانی پینا ہے۔ ج) مجھ کو پانی پینا ہے۔ د) مجھے پانی پینا ہے۔	مجھے پانی پینا ہے۔
11. وہ مرکب جس سے سننے والے کو پورا مطلب حاصل ہو، کہلاتا ہے: ا) مرکب ناقص ب) مرکب تام ج) مرکب توصیفی د) مرکب اضافی	مرکب تام
12. درج ذیل میں سے مرکب ناقص کی نشان دہی کریں۔ ا) مجھے سیب پسند ہے۔ ب) لذیذ پھل ج) یہ میری گاڑی ہے۔ د) میرا نام علی ہے۔	لذیذ پھل
13. جس نظم میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے، کہلاتا ہے: ا) شعر ب) بند ج) مطلع د) مقطع	مقطع
14. کراچی خوب صورت شہر ہے، میں "کراچی" ہے۔ ا) مبتدا ب) خبر ج) فعل د) فعل ناقص	مبتدا
15. سبق "قومی اتفاق" کے مصنف کا نام ہے: ا) مرزا ادیب ب) شفیق الرحمٰن ج) سرسید احمد خان د) الطاف حسین حالی	سرسید احمد خان

اردو لازمی - نہم

وقت: 2 گھنٹے 40 منٹ

سیکشن-ب

نمبر: 36

2. (الف) درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور نیچے دیئے گئے سوالات میں سے آٹھ کے جوابات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ (8×2=16)

مولانا محمد حسین آزاد اپنے مضمون "شہرت عام اور بقائے دوام کا دربار" میں کہتے ہیں کہ بقائے دوام دو طرح کی ہے ایک وہ جس میں روح مرنے کے بعد باقی رہ جائے کیوں کہ اس کے بعد اس کے لیے کوئی فنا نہیں ہے۔ دوسری عالمِ یادگار کی بقا جس کی بدولت لوگ نام کی عمر سے جیتے ہیں اور شُہرتِ دوام کی عمر پاتے ہیں۔ آگے بیان کرتے ہیں کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں چلتے چلتے ایک وسیع و عریض میدان میں جا نکلا ہوں جس میں بے حد و بے حساب لوگ جمع ہیں۔ اچانک ایک پہاڑ سے دل کش موسیقی کی آواز آتی ہے مگر اسے صرف چند لوگ ہی سنتے ہیں۔ ایک طرف چند خوب صورت عورتیں نظر آتی ہیں مگر اصل میں وہ انسان کی غفلت، عیاشی، خود پسندی اور بے پرواہی ہے دوسری طرف چند عالی ہمت لوگ پہاڑ کی طرف چلتے نظر آئے جن کے ہاتھوں میں طرح طرح کی اشیا تھیں۔ اچانک ایک پری حور شمائل چاندی کی کرسی پر بیٹھی نظر آئی۔ وہی شہنائی بجا رہی تھی جس کی سریلی آواز کی طرف سب کھنچے جا رہے تھے۔ اس خوب صورت عورت کی آواز سے لوگوں کا گروہ کئی ٹولیوں میں تقسیم ہو گیا۔

سوالات:	جوابات
i. شہرت عام اور بقائے دوام کی کتنی قسمیں ہیں؟	شہرت عام اور بقائے دوام دو طرح کی ہیں۔
ii. دوسری قسم میں آدمی کی شہرت کیا ہوتی ہے؟	دوسری قسم میں آدمی کی شہرت عالم یادگار کی بقا میں ہوتی ہے۔
iii. مصنف خواب میں کیا دیکھتا ہے؟	مصنف خواب میں چلتے چلتے ایک وسیع و عریض میدان میں جا نکلتا ہے۔
iv. موسیقی کی آواز کہاں سے آتی ہے؟	موسیقی کی دلکش آواز پہاڑ سے آتی ہے۔
v. خوب صورت عورتیں اصل میں کیا ہیں؟	خوب صورت عورتیں اصل میں انسان کی غفلت، عیاشی، خود پسندی اور لا پرواہی ہے۔
vi. کون سے لوگ پہاڑ کی طرف جا رہے ہیں؟	چند عالی ہمت لوگ پہاڑ کی طرف چلتے نظر آئے۔
vii. کرسی پر کون بیٹھی تھی اور کیا بجا رہی تھی؟	کرسی پر حور شمائل تھی اور شہنائی بجا رہی تھی۔
viii. عورت کی آواز سے کیا ہوتا ہے؟	عورت کی سریلی آواز سے سب اس کی طرف کھنچے جا رہے تھے۔
ix. درج بالا اقتباس کا مناسب عنوان تجویز کریں۔	شہرت عام اور بقائے دوام کا دربار

ہر سوال کے درست اور اقتباس کے مطابق جواب لکھنے پر 2 نمبر ہیں۔

(ب) 1. نظم "طلوعِ اسلام" کا مرکزی خیال تحریر کریں۔ (5×2=10)

اس نظم میں شاعر علامہ اقبال اسلام کا پیغام دیتے ہیں کہ اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ امن اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے اور کائنات کی تخلیق کا مقصد بھی یہی ہے کہ ایک مسلمان کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ دنیا میں قومیں وہی ترقی کرتی ہیں جو اپنے کردار کی بلندی سے زندہ رہتی ہیں اور قومی کردار میں تین خوبیاں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ سچائی، انصاف اور بہادری۔ اور یہی راز حکیم الامت مسلمانوں کو اس نظم میں سمجھاتے ہیں اور بتاتے ہیں کی یہ دنیا فانی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات باقی رہے گی اور اسی کا نام زندہ و جاوید رہے گا۔ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

درست مرکزی خیال لکھنے پر 5 نمبر ہیں۔

2. سبق "نصوح کا خواب" کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

سبق "نصوح کا خواب" کا مرکزی خیال یہ ہے کہ زندگی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور کوئی انسان اسے غلفت سے نہ گزارے، کہ صرف دنیا کا ہی ہو کر رہ جائے۔ بل کہ ہر کام یہ سوچ کر کرے کہ اگر اس پر خدا کی گرفت آ گئی تو وہ اپنی جان کیسے بچا سکے گا۔ اور ہر انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق ترتیب دے اور زندگی کو اچھے کاموں کی طرف راغب کرے۔

درست مرکزی خیال لکھنے پر 5 نمبر

(ج) درجہ ذیل میں سے پانچ سوالات کے جوابات تحریر کریں۔ (5×2=10)

i. ذو معنی الفاظ کی تعریف کریں اور دو مثالیں دیں۔ (تعریف کا 1 نمبر)+(مثال کا 1 نمبر)

وہ الفاظ جن کے دو مختلف معنی ہوں "ذو معنی" کہلاتے ہیں۔مثلاً: شام- وقت شام- ملک کا نام ہار- پھولوں کا ہار ہار- شکست

ii. "استعارہ" اور "تشبیہ" میں فرق بیان کریں۔ (استعارہ کا 1 نمبر)+(تشبیہ کا 1 نمبر)

علم بیان کی اصطلاح میں جب ہم کسی چیز کے معنی مستعار یعنی ادھار لے کر دوسری چیز کے لیے استعمال کرتے ہیں تو اسے "استعارہ" کہتے ہیں۔مثلاً میرا چاند سو رہا ہے۔

اسی طرح جب ہم کسی خوبی کی بنا پر ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دیتے ہیں تو اسے "تشبیہ" کہتے ہیں۔مثلاً میرا بیٹا شیر جیسا بہادر ہے۔

iii. منقبت کس طرح مناجات سے مختلف ہوتی ہے؟ (منقبت کا 1 نمبر)+(مناجات کا 1 نمبر)

جس نظم میں اولیائے کرام یا بزرگانِ دین کی تعریف بیان کی جائے اسے "منقبت" کہتے ہیں۔

جس نظم میں بندہ اپنے خدا سے التجا کرتا ہے اور دین و دنیا کی بھلائی مانگتا ہے۔اسے "مناجات" کہا جاتا ہے۔

iv. نظم اور غزل میں کیا فرق ہے؟ (نظم کا 1 نمبر)+(غزل کا 1 نمبر)

غزل کا ہر شعر معنی اور خیال کے اعتبار سے مکمل ہوتا ہے اور دوسرے شعر سے مختلف ہوتا ہے۔

نظم کے تمام اشعار آپس میں مربوط ہوتے ہیں اور ایک ہی موضوع پر مشتمل ہوتے ہیں۔

v. ردیف کی تعریف کریں۔ (تعریف کے 2 نمبر)

کسی غزل یا نظم کے ہر شعر میں قافیے کے بعد کچھ الفاظ بار بار دہرائے جاتے ہیں۔انہیں "ردیف" کہتے ہیں۔

vi. دفتری اور ادبی انداز بیان میں امتیاز بیان کریں۔ (دفتری انداز کا 1 نمبر)+(ادبی انداز کا 1 نمبر)

سرکاری خط و کتابت اور القابات کے لیے جو زبان استعمال کی جائے اسے دفتری انداز بیان کہا جاتا ہے۔

ادبی انداز بیان کا تعلق ادب کی صنف سے ہوتا ہے جس میں ناول، مضامین، ڈرامے، شعر و شاعری وغیرہ شامل ہیں۔

ہر سوال کے درست جوابات لکھنے پر دو نمبر ہیں۔

سیکشن-ج

نمبر: 24

3. متن اور سیاق و سباق کے حوالے سے کسی ایک جزو کی تشریح کریں۔

(الف) یہ بات ہمیں بھولنی نہیں چاہیئے کہ ان روحانی بھائیوں کے سوا اور بھی ہمارے وطنی بھائی ہیں، گو وہ ہمارے ساتھ اس کلمے میں جس نے ہم مختلف قوموں اور مختلف فرقوں کو ایک قوم اور آپس میں روحانی بھائی بنا دیا ہے، وہ شریک نہیں ہیں، مگر بہت سے تمدنی امور ہیں، جن میں ہم اور وہ مثل بھائیوں کے شریک ہیں۔ہمسائے کا ادب ہمارے مذہب کا ایک اہم جزو ہے۔یہی ہمسائیگی وسعت پاتے پاتے ہم ملکی اور ہم وطنی کی وسعت تک پہنچ گئی ہے۔

حوالہ متن: یہ اقتباس "سرسید احمد خان" کے سبق "قومی اتفاق" سے لیا گیا ہے۔

سیاق و سباق: سرسید احمد خان کو انیسویں صدی کا عظیم مصلح بھی کہا جاتا ہے۔وہ مسلمانوں کو جدید علوم سے آراستہ کرنا چاہتے تھے۔ہماری قوم اپنی نادانی اور ناسمجھی کی وجہ سے فرقہ پرستی اور عقائد کے اختلاف کی وجہ سے قومی اتفاق سے دور ہو گئی ہے۔حسد، بغض، ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہمارا قومی وطیرہ بن گئی۔ہم عقائد کے اختلاف کے باوجود متحد رہ سکتے ہیں۔اگر ہم ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں تو ہم ایک زندہ اور ترقی یافتہ قوم بن جائیں گے۔

تشریح: سرسید احمد خان ایک عظیم مصلح تھا۔اس وقت ہمیں یہ یاد کروانا چاہتے تھے کہ مسلمان روحانی بھائی تو ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ وطنی بھائی بھی ہیں۔جس کلمے کے ذریعے ہم روحانی بھائی ہیں اسی طرح ایک ملک کی وجہ سے ہم وطنی بھائی بھی ہیں۔اس کے علاوہ تمدنی اور تہذیبی لحاظ سے بھی ہم میں بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہمسائے کا خیال رکھنا بھی ہمارا مذہبی فریضہ ہے اور یہ ہمسائیگی وسیع ہو کر ہم ملکی اور ہم وطنی بھائی بن جاتے ہیں۔

(ب) نظر وظر تو لگانا مجھے آتا نہیں۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ گھورنا اکثر میرے لیے مفید ثابت ہوا ہے۔ شروع شروع میں تو میری یہ حالت تھی کہ کسی کو کچھ کھاتے دیکھا اور الگ ہٹ گیا۔ کوئی اللہ کا بندہ یہ بھی خیال نہیں کرتا تھا کہ اس معصوم اور لاوارث بچے کو کچھ دو، آخر کہاں تک دل مارا جاتا۔ میں نے بھی رنگ بدلا، جہاں کسی نے ذرا منہ چلایا اور میں نے گھورا۔ ادھر میں نے گھورا اور ادھر مجھ پر صلواتیں پڑنی شروع ہوئیں، مگر تھوڑا بہت یاروں کے حصہ میں آ ہی گیا۔

حوالہ متن: یہ اقتباس "مرزا فرحت اللہ" کے سبق "غلام" سے لیا گیا ہے۔

سیاق وسباق: مرزا فرحت اللہ بیگ کہتے ہیں کہ غلام کو خود بھی پتہ نہیں ہے کہ وہ کس طرح صاحب خانہ کے گھر پہنچا۔ پہلے دن تو اس نے خوب پیٹ بھر کے کھانا کھایا اور اس کا پیٹ خراب ہو گیا۔ اس کے بعد غلام کا کھانا کم ہو کر آدھی روٹی تک پہنچ گیا۔ جس پر اس کا گزارہ مشکل ہوتا تھا۔ پھر بھی اس کو زیادہ کھانے کے طعنے ملتے تھے کہ مرغی کا معدہ ہے اِدھر کھایا اور اُدھر ہضم۔

تشریح: نظر وظر تو لگانا مجھے نہیں آتا تھا۔ ہاں لیکن یہ ضرور تھا کہ اگر میں کسی کو دیکھتا تھا تو مجھے فائدہ ملتا تھا۔ آغاز میں یہ تھا کہ کسی کو کھاتے ہوئے دیکھ لیتا تو وہاں سے دور چلا جاتا تھا۔ لیکن کسی کو یہ خیال ہی نہیں آتا تھا کہ بچہ بھوکا ہے اسے کچھ کھانے کو دیں۔ آخر میں کہاں تک صبر کرتا میں نے بھی اپنا رنگ دکھانا شروع کر دیا۔ جہاں بھی کسی کو کھاتے ہوئے دیکھتا تھا تو اسے دیکھنا شروع کر دیتا تھا۔ دیکھنا کیا تھا کہ وہ مجھے بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتا تھا۔ لیکن بعد میں کچھ نہ کچھ کھانے کو دے دیتا۔

قواعد کی درستی:	2 نمبر
جملوں کی صحت اور املا کی درستی:	2 نمبر
اصل متن کے ساتھ ربط:	2 نمبر

4. نظم اور شاعر کا حوالہ دے کر درج ذیل میں سے کسی ایک جزو کی تشریح کریں۔ 6

(الف) مکاں فانی، مکیں آنی، ازل تیرا، ابد تیرا خدا کا آخری پیغام ہے تو، جاوداں تُو ہے

حوالہ شاعر اور نظم: یہ اشعار "علامہ اقبال" کی نظم "طلوع اسلام" سے لیے گئے ہیں۔

تشریح: شاعر علامہ اقبال کہتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ جہاں رہنے والے آج ہیں تو کل نہیں۔ یہ دنیا مٹ جانے والی ہے۔ انسان بھی پیدا ہوگا، کوئی مرے گا۔ لیکن آخر تک رہنے والا نام اللہ تعالیٰ کا ہے جو شروع سے ہے اور آخر تک رہے گا۔ اور عالم بالا میں بھی اسلام کا ہی پیغام ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور قرآن کریم اس زمین پر بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے آخری پیغام ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اے مسلمان! تو اپنے فرائضِ منصبی کو پہچان، تیرے پاس خدا کا آخری پیغام موجود ہے تو بس تو ایک مومن کی زندگی گزار۔

حنا بندِ عروسِ لالہ ہے خونِ جگر تیرا تری نسبت براہیمی ہے معمارِ جہاں تو ہے!

تشریح: اس شعر میں شاعر علامہ محمد اقبال اپنے پسندیدہ پھول کا تذکرہ کرتے ہیں کہ گل لالہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور دلہن کے ہاتھوں پر لگی ہوئی مہندی کا رنگ بھی سرخ ہوتا ہے۔ اقبال کی شاعری میں لالہ کا لفظ فطرت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں ہر طرف کفر کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ حاکم وقت نمرود خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ اس کفر اور جہالت کے وقت حضرت ابراہیمؑ نے دنیا والوں کو توحید کا درس دیا۔ حضرت ابراہیمؑ کی پوری زندگی اللہ کے راستے میں دی جانے والی قربانیوں سے بھری ہوئی ہے۔ اقبال بندہ مومن سے مخاطب ہوتا ہے کہ تیری نسبت بھی حضرت ابراہیمؑ سے ہے۔ تو مجاہد بن جا اور قربانیاں دینے کے لیے تیار ہو جا۔ اور مجاہدانہ زندگی بسر کر۔

(ب) نشے میں وہ احساں کے سرشار ہیں اور بے خود   جو شکر نہیں کرتے نعمت پہ ادا تیرا

حوالہ شاعر اور نظم: یہ اشعار الطاف حسین حالی کی نظم "حمد" سے لیے گئے ہیں۔

تشریح: اس شعر میں شاعر الطاف حسین حالی اللہ تعالیٰ کے احسانات گنواتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ زندگی بھی احسان میں دی ہے۔ زندگی کی نعمتیں اور زندگی کی لذتیں ہم پر احسان ہیں۔ لیکن کچھ لوگ اپنی عیاشی اور مستیوں میں مست ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔ اور صرف اپنی دنیا میں مگن رہتے ہیں۔ اور یہ دنیا فانی ہے اس کی ہر لذت فانی ہے۔ اس لیے دنیا کی عارضی محبتوں کو چھوڑ کر صرف اپنے رب کی اطاعت کرنی چاہئے اور اس کی دی گئی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

طاعت میں ادب تیرا عصیاں سے ہے گو بڑھ کر   عصیاں میں ہے طاعت سے اقرار سوا تیرا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ انسان بڑا نا سمجھ ہے اور جن ناموں کو پنے خیال میں بڑی نیکی کے کام کا تصور کرتے ہیں۔ ان میں بھی اتنی خطائیں اور کوتاہیاں ہوجاتی ہیں کہ اگر ان پر ہماری گرفت ہوجائے تو بڑے بڑے گناہ ہمارے حصے میں آجائیں۔ ہر نیکی کے کام میں جلد بازی کرتے ہیں۔ لیکن اللہ پاک تو اتنا مہربان ہے کہ اگر ہم سمندروں کی جھاگ کے برابر بھی گناہ کرلیں اور اگر سچے دل سے توبہ استغفار کرلیں اور اپنے کیے پر نادم ہوجائیں تو وہ ہمارے سارے گناہ معاف فرمادے گا۔ ہم گناہوں میں بھی ڈوب کر تیری اطاعت کا دم بھرتے ہیں۔

نظم اور شاعر کا نام:	2 نمبر
قواعد کے لحاظ سے جملوں کی درستی:	1 نمبر
تشریح کا شعر کے ساتھ مناسب ربط:	1 نمبر

5. کسی ایک غزلیہ جز کی تشریح کریں اور شاعر کا حوالہ دیں۔ 6

(الف) صبر تھا اک مونسِ ہجراں   سو وہ مدت سے اب نہیں آتا

حوالہ شاعر: یہ اشعار "میر تقی میر" کی غزل سے لیے گئے ہیں۔

تشریح: اردو شاعری کی یہ ایک روایت رہی ہے کہ شاعر محبت اور صبر کو ایک دوسرے کا متضاد ظاہر کرتے آئے ہیں۔ شاعر اپنے محبوب کی جدائی میں بے چین رہتا ہے۔ محبوب ملنے کا وعدہ کرتا ہے تو شاعر کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن شاعر کو صبر نہیں آتا۔ اور شاعر کہتا ہے کہ میرے غموں کا علاج صبر میں تھا۔ صبر ہر غم کا علاج ہوتا ہے۔ بغیر صبر کے بات نہیں بنتی اور صبر کرنا میرے اختیار میں نہیں ہے۔

دل سے رخصت ہوئی کوئی خواہش   گریہ کچھ بے سبب نہیں آتا

تشریح: انسان نے اپنے دل میں ارمانوں کی ایک دنیا بسا رکھی ہوتی ہے۔ انسان امیدوں کے سہارے زندگی گزارتا ہے۔ جس بات کی انسان کو شدت سے خواہش ہوتی ہے۔ اگر اس میں ناکامی ہوجائے تو دل بے قرار ہوجاتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرے آنسو بے سبب نہیں ہیں اور میرا رونا بغیر کسی وجہ کے نہیں ہے۔ بل کہ میرے محبوب کی جدائی اور اس کی بے وفائی مجھے رُلا رہی ہے اور مجھے رونا آتا ہے۔

(ب) یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح   کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غمگسار ہوتا

حوالہ شاعر: یہ اشعار مرزا اسد اللہ خان غالب کی غزل سے لیے گئے ہیں۔

تشریح: اس شعر میں شاعر ناصح سے مخاطب ہے۔ "ناصح" نصیحت کرنے والے کو کہا جاتا ہے جو شاعر کو نصیحت کرتا ہے کہ محبت کرنا چھوڑ دو اور اپنے محبوب کے غم میں مت گھلتے رہا کرو اور ایسی دیوانگی سے باز آجاؤ۔ جبکہ شاعر ایسی نصیحت کرنے والے کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ بل کہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کا ناصح ان کو محبوب سے ملنے کی ترغیب دے اور اس کا ساتھ دے۔ شاعر نصیحت کرنے والوں سے شکایت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ کہاں کی دوستی ہے جو مجھے محبت چھوڑنے کا مشورہ دیتی ہے۔ میرے دوست کو تو میرا ہمدرد ہونا چاہئے، مجھے پریشان نہ کرے اور اسے میرے دکھ سکھ کا ساتھی ہونا چاہئے۔

رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا   جسے غم سمجھ رہے ہو، یہ اگر شرار ہوتا

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ لوگ محبت کے غم کو بہت ہلکا غم سمجھتے ہیں انہیں کیا معلوم کہ محبوب کی جدائی شاعر کے دل پر کیا گزارتی ہے۔ کس طرح وہ تڑپتا ہے۔ انتظار کی گھڑیاں کس طرح سالوں میں گزرتی ہیں۔ غم جسے لوگ عام سمجھتے ہیں اگر یہ کوئی چنگاری ہوتی یا کوئی شرارہ ہوتا اور کسی پتھر پر پڑ جاتا تو پتھر کی رگوں سے بھی لہو بہنے لگتا۔ ایسا لہو جو کبھی نہ تھمتا، کبھی نہ رکتا۔ اور شاعر غم کی شدت ظاہر کرتا ہے کہ جس غم سے میں گزر رہا ہوں وہ اگر پتھروں پر آ جاتا تو وہ بھی پگھل جاتے۔

شاعر کا نام: 2 نمبر
قواعد کے لحاظ سے جملوں کی درستی: 1 نمبر
تشریح کا شعر کے ساتھ ربط: 1 نمبر

6. محکمہ صحت کے افسر کو "ڈینگی" کی روک تھام اور مچھر مار سپرے کے لیے خط تحریر کریں۔ (یا)

آغاز	درست آغاز پر 2 نمبر مثلاً جناب عالی، جناب عالیہ، محترم، محترمہ وغیرہ (2 نمبر)	جزوی طور پر درست آغاز پر (1 نمبر)	غلط آغاز پر صفر نمبر
نفسِ مضمون/ متن/ ربط	عین مطابق، وجوہات کا درست بیان/ رسمی زبان کا صحیح استعمال/ ربط (2 نمبر)	جزوی طور پر ترتیب اور رسمی زبان کا استعمال (1 نمبر)	بے ترتیب اور غیر رسمی زبان کا استعمال
اختتام	اختتامی کلمات کا درست اور رسمی استعمال (2 نمبر)	جزوی طور پر اختتامی کلمات کا درست اور رسمی استعمال (1 نمبر)	غیر رسمی اور بے ترتیب کلمات کا استعمال
	6 نمبر	3 نمبر	0 نمبر

دکان دار اور گاہک کے درمیان موجودہ "مہنگائی" کے متعلق مکالمہ تحریر کریں۔

آغاز	مناسب آغاز/ آداب والقاب (2 نمبر)	جزوی طور پر درست آغاز (1 نمبر)	غلط آغاز پر صفر نمبر
عنوان/ موضوع سے ربط	موضوع کے مطابق مواد اور کردار نگاری اور موزوں ربط (2 نمبر)	جزوی طور پر موضوع کے مطابق مواد اور کردار نگاری (1 نمبر)	غیر مناسب مواد اور غیر مناسب کردار نگاری
اختتام	اختتامی کلمات کا درست اور رسمی استعمال (2 نمبر)	جزوی طور پر اختتامی کلمات کا درست اور رسمی استعمال (1 نمبر)	غیر رسمی اور بے ترتیب کلمات کا استعمال
	6 نمبر	3 نمبر	0 نمبر